کو خرطوم میں منعقد ہونے والی انٹرنیشنل اسلامی کانفرنس میں بھی شرکت کریں گے۔

☆ ۶ نومبر ۱۲ بجے دن، یمن سے تعلق رکھنے والے علماء اور تبلیغی جماعت کے زعماء کا ایک وفد دارالعلوم حقانیہ تشریف لایا، یہاں کے اساتذہ، مشائخ اور طلبہ سے ملاقاتیں کیں ۱۲ بجے دن کے دارالعلوم کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے دفتر اہتمام میں ملاقات کی حضرت مہتمم صاحب مدظلہ نے تبلیغی جماعت کی اہمیت ضرورت اور تبلیغ کام، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اس کے اثرات پر گفتگو کی۔

حضرت مہتمم صاحب مدظلہ نے فرمایا دعوت و تبلیغ کا کام بحمداللہ اب عالمی سطح پر پھیل چکا ہے اس کے اثرات پوری دنیا پر ظاہر ہو رہے ہیں آپ اہل عرب ہیں یہ دین کی امانت آپ کی طرف سے ہمیں ملی ہے واقعتہً آپ ہی کی خدمت اور اشاعت کے اہل ہیں ہم سب آپ ہی کی مساعی اور برکتوں سے اس نعمت سے استفادہ کر رہے ہیں یہ امانت بلاد اللہ سے آئی ہے خدا کا فضل ہے کہ تبلیغی جماعت کو اللہ نے عام لوگوں کے مزاج سے موافقت عطا فرمادی ہے اللہ پاک اپنے دین کی خود حفاظت کرتے ہیں مگر وہ لوگ خوش قسمت ہیں جن کو اللہ دین کی خدمت و حفاظت کے لیے منتخب فرماتے ہیں اس امت کی اصلاح بھی اسی طریقہ پر ہوگی جس طریقہ پر سابقین اولین کی اصلاح ہوئی تھی لن یصلح اخر ھذہ الامۃ الا بما صلح بہ اولھا حضرت مہتمم صاحب کے دریافت کرنے پر وفد کے سربراہ نے کہا کہ خدا کا فضل ہے یمن میں تبلیغی کام خوب خوب متعارف ہو رہا ہے پاکستان سے بھی تقریباً گذشتہ پندرہ سال سے جماعتیں آ رہی ہیں، ہمارے ان رفقاء میں بھی بعض دوسری مرتبہ اور بعض تیسری مرتبہ پاکستان آ رہے ہیں۔

یمنی مہمانوں کی صورت، جسامت، ہیئت اور یمن کی معاشی صورت حال کا ذکر ہوا تو حضرت مہتمم صاحب نے ارشاد فرمایا!

ہمارا یہ خٹک علاقہ بھی آپ یمنی حضرات کے علاقہ سے مشابہت رکھتا ہے آپ کی ہماری تہذیب، تمدن معاشی حالات شکل و صورت، جسامت اور روایات قریب قریب ایک ہی ہیں جس طرح آپ حضرات کا معاشی دارو مدار زیادہ تر کھیتی باڑی ہے اسی طرح خٹک علاقہ کا بھی یہی ذریعہ معاش ہے ترمذی شریف میں حدیث ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰؑ اہل شنوئہ سے قرار دیا کانہ من رجال شنوئۃ ۔ اہل شنوئہ وہی تھے جو جسم میں نحیف اور آپ حضرات کی طرح تمدن و تہذیب والوں سے تھے یمنی لوگ اور ہمارے علاقہ کے لوگ بھی جرأت و ہمت، اور روایات میں اہل شنوئہ ہیں، روایات میں یمنی ایمان و حکمت کی توصیف مذکور ہے الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ۔

وفد کے سربراہ نے رفقاء کا تعارف کرتے ہوئے کہا ہمارے ان رفقاء میں بعض صنعاء بعض حضرموت اور بعض دیگر علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں حضرت مہتمم صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ ابتداء سے ہمارے ہاں کے درس نظامی کے

رجہ اول کے طلبہ گویا مانوس ہوتے ہیں کہ ہماری کتابوں میں کثرت سے اُن کی امثلہ مذکور ہیں ـــــ بہرحال ہم آپ کی آمد دارالعلوم میں تشریف آوری پر بڑے خوش ہوئے، طلبہ، اساتذہ آپ سے محبت کرتے ہیں۔
ُ ونڈ کے تبلیغی اجتماع کا ذکر ہوا تو حضرت مہتمم صاحب نے ارشاد فرمایا یہ اجتماع تاریخ اسلام کا معجزہ ہے جو بغیر وسائل کے ہر سال منعقد ہوتا ہے کہ حکومتیں بھی اس کے انتظام وانصرام سے عاجز ہوتی ہیں تبلیغی جماعت کے اکابر کی بات ہوئی تو فرمایا کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ کو دارالعلوم حقانیہ سے قلبی لگاؤ تھا حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دارالعلوم تشریف لایا کرتے تھے اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق سے قلبی تعلق رکھتے تھے، اس مجلس میں دیگر بہت سے اضیاف کے علاوہ دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ میں حضرت مولانا انوار الحق، مولانا عبدالقیوم حقانی اور مولانا سید محمد یوسف شاہ بھی موجود تھے۔

بقیہ صفحہ نمبر ۲۴ سے

انسانی مساوات کا پیام پہنچا دیا۔
تاریخ کی پوری گیارہ صدیاں اس واقعے پر گذر چکی ہیں، اب اسلام بھی اس سرزمین پر ویسا ہی دعوار رکھتا ہے جیسا دعویٰ ہندو مذہب کا ہے اگر ہندو مذہب کئی ہزار برس سے اس سرزمین کے باشندوں کا مذہب رہا ہے تو اسلام بھی ایک ہزار برس سے اس کے باشندوں کا مذہب چلا آتا ہے۔
ہماری گیارہ صدیوں کی مشترک ملی جلی) تاریخ نے ہماری ہندوستانی زندگی کے تمام گوشوں کو اپنے تعمیری سامانوں سے بھر دیا ہے، ہماری زبانیں، ہماری شاعری، ہمارا ادب، ہماری معاشرت، ہمارا ذوق، ہمارا لباس، ہمارے رسم ورواج، ہماری روزانہ زندگی کی بے شمار حقیقتیں کوئی گوشہ بھی ایسا نہیں ہے جس پر اس مشترک زندگی کی چھاپ نہ لگ گئی ہو، ہماری بولیاں الگ الگ تھیں مگر ہم ایک ہی زبان بولنے لگ گئے، ہمارے رسم و رواج ایک دوسرے سے بیگانہ تھے مگر انہوں نے مل جل کر ایک نیا سانچہ پیدا کر لیا۔ ہمارا پرانا لباس تاریخ کی پرانی تصویروں میں دیکھا جا سکتا ہے مگر اب وہ ہمارے جسموں پر نہیں مل سکتا، یہ تمام مشترک سرمایہ ہماری متحدہ قومیت کی ایک دولت ہے اور ہم اسے چھوڑ کر اس زمانے کی طرف لوٹنا نہیں چاہتے، جب ہماری یہ ملی جلی زندگی شروع نہیں ہوئی تھی ہم میں اگر ایسے ہندو دماغ ہیں جو چاہتے ہیں کہ ایک ہزار برس پہلے کی ہندو زندگی واپس لائیں، تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ وہ ایک خواب دیکھ رہے ہیں اور وہ کبھی پورا ہونے والا نہیں۔